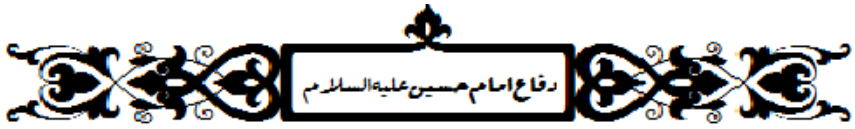


﴿عظمتِ حسین علیہ السلام قرآن کریم کی روشنی میں﴾

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عظمت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے۔ کہ آپ علیہ السلام اہل بیت رسول اللہ ﷺ کے چشم و چراغ ہیں۔ یہ وہ مقدس گھرانہ ہے۔ جس کا نام آتے ہی عاشقانِ رسالت ﷺ کے سر ادب و احترام کے ساتھ جھک جاتے ہیں۔ بعض اہل دل تو ایسے ہیں جن کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔ زباں پر بے ساختہ صل علی محمد و علی آل محمد کے پُر کیف وجد آفریں کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گھرانہ ہے۔ صحابی ہو خواہ تابعی، محدث ہو یا مفسر بارگاہِ ربوبیت میں خواہ کتنے ہی بلند درجے پر فائز کیوں نہ ہو جب تک اس مقدس گھرانے کو درود و سلام کا نذرانہ پیش نہ کر لے، نماز کے مکمل ہونے کا



تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ وہ مقدس گھرانہ ہے۔ جس کا
مذکرہ مالکِ روزِ جزا نے اپنی آخری کتاب میں اس طرح فرمایا۔
"انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا"

اے اہل بیتِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے! کہ تم سے ہر
قسم کی نجاست کو دور رکھے۔ اور تمہیں اس طرح پاک و
صاف رکھے، جس طرح پاک صاف رکھنے کا حق ہے۔

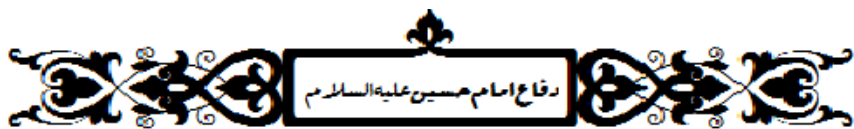
(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 33)

اب دیکھنا یہ ہے کہ "الرجس" سے کیا مراد ہے۔ قرآن و
حدیث و لغتِ عرب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔
کہ لفظ "رجس" ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔

علامہ راغب الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"الرجس الشيء القذر و الرجس يكون على اربعة اوجهة اما من
حيث الطبع واما من جهة العقل واما من جهة الشرع واما من كل
ذالك"

(مفردات القرآن ص 205)



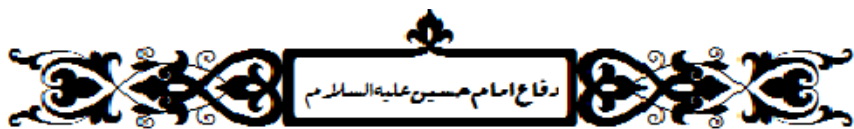
"رجس" ناپاک چیز کو کہتے ہیں۔ "رجس" کی چار قسمیں ہیں۔

- 1- وہ چیز جسے طبعیت ناپسند کرے۔
- 2- وہ چیز جسے عقل انسانی بُرا اور گھٹیا تصور کرتے ہوئے، اس سے بچنا چاہیے۔
- 3- وہ چیز جسے شریعت نے ناپاک قرار دیا ہو۔
- 4- وہ چیز جسے طبعیت، عقل اور شریعت تینوں نے ناپاک قرار دیا ہو۔

ابو منصور محمد بن احمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"الرجس اسم لكل ما استقذر من عمل"
ہر وہ چیز جسے گھٹیا اور ناپسندیدہ تصور کرتے ہوئے، انسان اُس سے دُور رہے، وہ رجس ہے۔

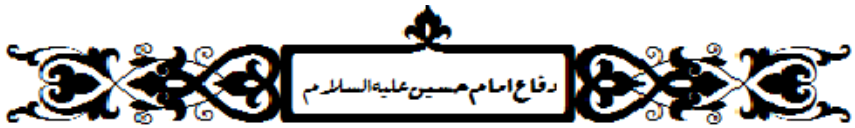
(تہذیب اللغة جلد 10 ص 306)



ثابت ہوا۔ اہل بیتِ رسول ﷺ ہر ایسے کام اور ہر ایسی صفت سے کوسوں دور ہیں۔ جنہیں طبیعتیں بُرا سمجھیں۔ عقل اظہارِ نفرت کرے۔ شریعت اس کے گھٹیا پن کا اعلان کرے۔ غور فرمائیں۔

کیا یہ ممکن ہے ہم لوگ جو دن رات خالق کی نافرمانی سے اپنے باطن کو ناپاک کرتے رہتے ہیں۔ انانیت، ضد و ہٹ دھرمی کو بُرا سمجھیں اور وہ ذات جسے اللہ ﷻ نے پاک رکھنے کا اعلان کیا ہو اور جس کی تربیت آغوشِ نبوت میں ہوئی ہو اور رگوں میں خونِ علی دوڑ رہا ہو۔ وہ ان ناپسندیدہ کاموں میں لگ جائے؟

کیا آج کا ناصبی محقق یہ باور کروانا چاہتا ہے۔ کہ وہ نواسۂ رسول ﷺ سے بھی زیادہ طہارت و پاکیزگی کی منازل طے کر چکا ہے۔ ہو سکتا ہے، کوئی ناصبی کہنے لگے اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام اہل بیت میں سے ہیں۔ یاد



رہے، رسول کائنات ﷺ اپنی زبانِ نبوت سے سیدنا حسین علیہ السلام کو خاندانِ نبوت ﷺ کا چشم و چراغ قرار دے چکے ہیں۔
ملاحظہ فرمائیے۔

عمر بن ابی سلمہ کا بیان ہے۔

"لما نزلت هذه الآية على النبي انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت و يطهركم تطهيرا في بيت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا و حسينا فجللهم بكساء وعلى خلف ظهره فجعله بكساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا"

یہ آیت مبارکہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں

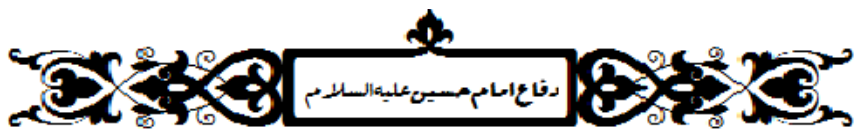
نازل ہوئی۔ نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن علیہ السلام

حضرت حسین علیہ السلام کو بلایا۔ ان پر اپنی کملی ڈال دی۔ حضرت

علی علیہ السلام آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔ ان پر بھی اپنی کملی

ڈال دی۔ پھر یہ دعا فرمائی:

"فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا"



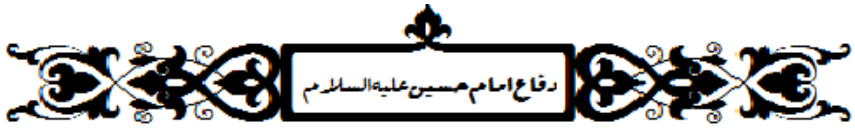
اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھنا اور اس طرح پاک صاف رکھنا، جس طرح پاک صاف رکھنے کا حق ہے۔

(صحیح ترمذی حدیث نمبر 3787، قال البانی صحیح)

یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کہ سیدنا حسین علیہ السلام اہل بیت کے ممتاز ترین فرد ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کتب حدیث کا مطالعہ کرنے والے پر خانوادہ رسالت ﷺ کا مقام و مرتبہ مخفی نہیں رہ سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے امت کو اس مقدس گھرانے کے فضائل و مناقب سے جا بجا آگاہ فرما دیا ہے۔

﴿اِنَّ كَا نَقْشِ قَدَمِ مَشْعَلٍ هَدَا يْت هُثَيْرًا﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن دیکھا کہ



آپ ﷺ اپنی قصواء اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ میں نے خود سنا
۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

"يا ايها الناس اني قد تركت فيكم ما ان اخذتم به
لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي"

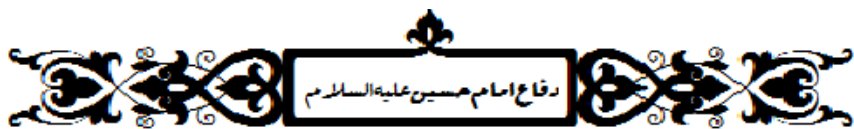
اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا
ہوں جب تک ان سے وابستہ رہو گے۔ ہر گز گمراہ نہیں ہو
گے۔ سنو! ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری آل و

اولاد:-

(الجمع الاوسط حدیث نمبر 5747، تحفۃ الاطراف حدیث نمبر 2615، المسند الجامع حدیث نمبر
2440، جامع ترمذی حدیث نمبر 3786، ناصر الدین البانی فرماتے ہیں۔ یہ روایت صحیح ہے
مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 7021۔ حسین سلیم اسد کہتے ہیں رجالہ رجال الصحیح)

الحاصل:-

قرآن پاک اور اہل بیت سے وابستہ رہنے والا شخص گمراہی
سے محفوظ رہے گا۔ حضرت حسین علیہ السلام چونکہ اہل بیت میں



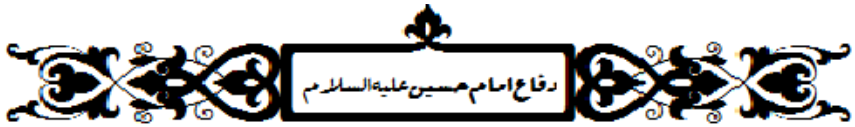
سے ہیں۔ اس لیے ان کے نقش قدم پر چلنا گمراہی سے محفوظ رہنے کی ضمانت ہے۔ جن کے دامن سے وابستگی گمراہی سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہو۔ وہ خود کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں؟؟

﴿قرآن اور اہل بیت اکٹھے ہی رہیں گے، کبھی جدا نہ ہوں گے﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إني تركت فيكم خليفين كتاب الله وأهل بيتي وإنما
لن يتفرقا حتى يردا على الحوض"

میں تمہارے پاس اپنے دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتابِ الہی اور دوسری اپنی اہل بیت، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن اور میرے اہل بیت دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہی رہیں گے۔ حتیٰ کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آ جائیں گے۔



(مسند البزار حدیث 4325، مصنف ابن ابی شیبہ 32337، سنن الکبریٰ للنسائی حدیث نمبر 8092، المستدرک حاکم حدیث نمبر 4576، المعجم الکبیر حدیث نمبر 4790)

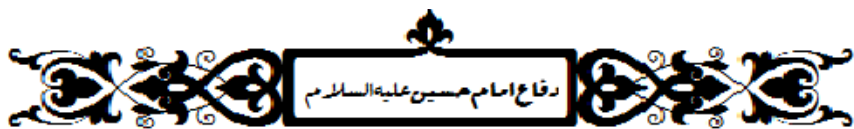
امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

علامہ نور الدین بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ رجالہ ثقاة: اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد حدیث نمبر ۷۸۴)

الحاصل:-

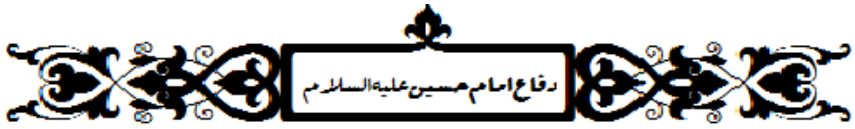
اس فرمانِ نبوی ﷺ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن اور اہل بیت کا رخ ساقی کوثر ﷺ کی طرف ہے۔ قرآن اور اہل بیت سے وابستگی کے بغیر حوضِ کوثر تک پہنچنا ناممکن ہے۔ جو شخص حوضِ کوثر تک پہنچنے کی آرزو رکھتا ہو۔ اسے



چاہیے کہ قرآن حکیم اور عترتِ رحمۃ للعالمین ﷺ سے وابستہ رہے۔

یہ نہیں فرمایا کہ اہل بیت قرآن سے دور نہ ہونگے۔ بلکہ وہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جو اہل بیت کی حقانیت کی روشن شمع بن کر تاریخ کی پیشانی پر جگمگاتے رہیں گے۔

فرمایا! اہل بیت قرآن سے دور نہ ہونگے۔ اور قرآن اہل بیت سے دور نہ ہوگا۔ اے اہل بیتِ پیغمبر ﷺ قربان تمہاری عظمت پر دنیا جہان کی عظمتیں۔ تمہاری عظمت کی ایسی شمع روشن ہو گئی جسے ناصبیت کی تند و تیز آندھیاں بھی بجھانہ پائیں گی۔



﴿اٹل بیت سے بغض رکھنے والے کی کوئی عبادت اسے جہنم سے بچانہ پائے گی﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"فلو آن رجلا صفین بین الرکن والمقام فضلی وصام ثم
لقى الله وهو مبغض لأٹل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

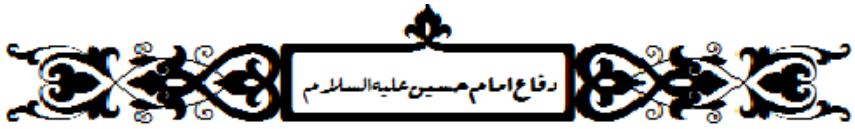
(المعجم الکبیر حدیث نمبر 11259، کنز العمال حدیث نمبر 339110، جامع

الاحادیث حدیث نمبر 25884، مستدرک حاکم حدیث نمبر 4712)

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق حسن صحیح ہے۔ علامہ ذہبی
فرماتے ہیں یہ روایت مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

الحاصل:-

انسان کو اپنے دل کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ کہ دل میں کہیں
آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بغض تو نہیں۔ ایسی نماز سے کیا حاصل۔ کہ



انسان کی زبان پر **صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد** ہو اور دل **آل محمد** کے بغض سے شبِ تاریک کی طرح سیاہ ہو چکا ہو۔

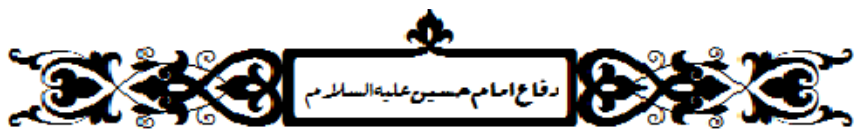
﴿میرے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا﴾

سیدنا زید بن ارقم **رضی اللہ عنہ** کا بیان ہے۔ کہ نبی کریم **صلی اللہ علیہ وسلم** مکہ مدینہ کے درمیان خمِ نامی چشمے کے پاس کھڑے ہوئے۔ حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا۔

أنا بعد

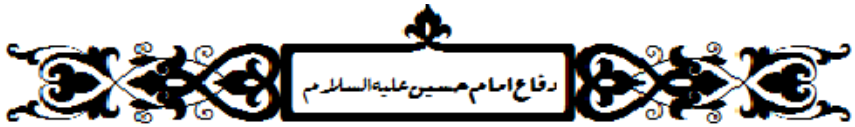
"ألا أيها الناس فإننا أنا بشر يوشك أن يأتي رسول ربنا فأجيب وأنا تارك فيكم ثقلين أولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه"

اے لوگو! میں ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آ پہنچے اور میں اس کی دعوت کو قبول



کرتے ہوئے اپنے خالق سے جا ملوں۔ میں تمہارے پاس دو نہایت ہی گراں مایہ چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں ہدایت اور روشنی ورق ورق پر بکھری ہوئی ہے۔ لہذا اس عظیم کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے قرآنِ پاک پر عمل پیرا رہنے کی کافی تلقین فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔
"اَہْلُ بَيْتِی اَذْکُرْکَ اللّٰہُ فِیْ اَہْلِ بَيْتِی اَذْکُرْکَ اللّٰہُ فِیْ اَہْلِ بَيْتِی"

میرے اہل بیت، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے معاملے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔



(احمد حدیث نمبر 19285، الدارمی حدیث نمبر 3316، مسلم حدیث نمبر 2408، ابن خزیمہ حدیث نمبر 2357، ابن حبان حدیث نمبر 123، متدرک الحاکم حدیث نمبر 4711)

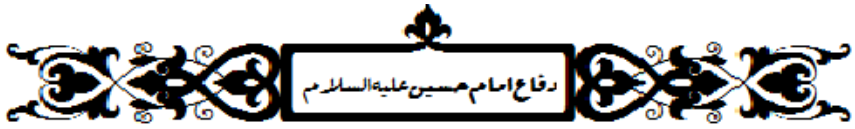
امام بغوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

"سماهما ثقلین ، لأن الأخذ بهما ، والعمل بهما ثقیل"
قرآن اور اہل بیت کا نام ثقلین اسی لیے رکھا گیا ہے کہ ان کے
ساتھ وابستہ رہنا اور ان پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔
(شرح السنۃ۔ للإمام البغوی ج: 14 ص 118)

علامہ محمد علی الصدیقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وأنا تارك فيكم ثقلين، سميا به لعظم شأنهما وشرفهما وأهل بيتي
وثانيهما أهل بيته وحث على الوصية بهم لما علم مما سيصيبهم، بعده
من البلاء والرزايا انتهى"

قرآن اور اہل بیت کو ثقلین کا نام اس لیے دیا گیا کہ ان کی
شان و شرف عظیم ترین ہے۔ دوسری چیز میرے اہل بیت
ہیں۔ اس وصیت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین اس طرح فرمائی

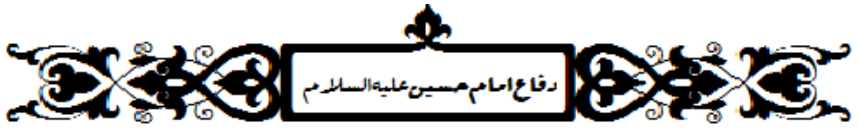


- کہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے بعد ان پر بڑی مصیبتیں
اور آزمائشیں آئیں گی۔

امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

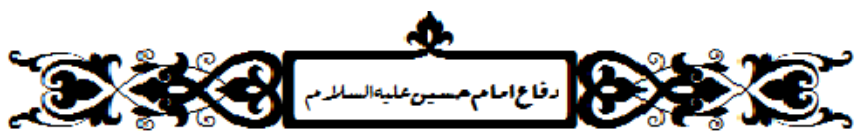
وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ يَعْنِي كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ . قَالَ ثَعْلَبُ .
سَمَّاهُمَا ثَقَلَيْنِ ؛ لِأَنَّ الْأَخْذَ بِهِمَا ، وَالْعَمَلَ بِهِمَا ثَقِيلٌ قُلْتُ :
فَكَأَنَّهُ ﷺ إِنَّمَا سَمَّى كِتَابَ اللَّهِ ، وَأَهْلَ بَيْتِهِ : ثَقَلَيْنِ لِنَفَاسَتِهِمَا ، وَعَظَمِ
حَرَمَتِهِمَا ، وَصُعُوبَةِ الْقِيَامِ بِحَقِّهِمَا

آپ ﷺ نے ثقلین کا لفظ استعمال فرمایا۔ اس سے مراد قرآن
اور اہل بیت ہیں۔ امام ثعلبؒ کا کہنا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے
قرآن اور اہل بیت کو ثقلین اس لیے کہا ہے کہ ان پر عمل کرنا
بہت ثقیل ہے۔ میں (قرطبی) کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے قرآن
اور اہل بیت کو ثقلین اس لیے کہا ہے کہ یہ نہایت نفیس ہیں۔
ان کی حرمت بہت بڑی ہے۔ اور ان کے حقوق ادا کرنا بہت
مشکل ہے۔



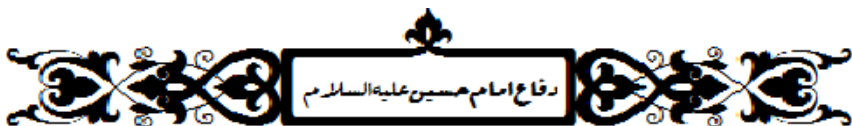
وقوله وأهل بيتي أذكر كم الله في أهل بيتي علائق هذه الوصية وهذا التأكيد العظيم يقتضي
وجوب احترام آل النبي صلى الله عليه وسلم وأهل بيته وإبرارهم وتوقيرهم
ومحبتهم وجوب الفروض المؤكدة التي لا عذر لأحد في التحلف عنها. هذا مع ما علم
من خصوصيتهم بالنبي صلى الله عليه وسلم وبأنهم جزء منه ومع ذلك فقابل بنو
أمية عظيم هذه الحقوق بالمحاربة والعقوق فسفكوا من أهل البيت دماءهم وسبوا
نساءهم وأسروا صغارهم وخرّبوا ديارهم ومجدوا شرفهم وفضلهم واستباحوا سبّهم
ولعنهم فخالقوا رسول الله صلى الله عليه وسلم في وصيته وقابله بتقيض مقصوده
وأمينته فأنجلهم إذا وقتوا بين يديه ويا فضيحتهم يوم يعرضون عليه!

آپ ﷺ نے یہ جو تین مرتبہ فرمایا "اذا ذكركم الله في أهل بيتي" یہ
آپ ﷺ کی وصیت ہے اور یہ ایک نہایت اہم تاکید ہے۔ جو
آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کی اہل بیت کے احترام کے
واجب ہونے کا تقاضا کرتی ہیں۔ اور اس وصیت کا تقاضا ہے
کہ ان کے ساتھ نہایت ہی اچھا سلوک کیا جائے، عزت و



توقیر کی جائے۔ ان کی محبت ان فرائض میں سے ہے۔ جن کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ کسی بھی شخص کے لیے اس وصیت پر عمل نہ کرنے کی کوئی رخصت نہیں، اس وصیت کے باوجود بنو امیہ نے ان حقوق کی مخالفت کی۔ چنانچہ انہوں نے اہل بیت کے خون بہائے، مستورات اہل بیت اور بچوں کو قیدی بنایا۔ ان کے گھروں کو اُجاڑا، اُن کے شرف و فضل کا انکار کیا۔ اور انہیں گالی دینا اور لعنت کرنا جائزہ سمجھا۔ بنو امیہ نے واضح طور پر رسول اللہ ﷺ کی اس وصیت کی خلاف ورزی کی۔ ہائے! اُن پہ کس قدر شرمندگی طاری ہو رہی ہو گی۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ہائے ان کی رسوائی جب انہیں آپ کے روبرو کیا جائے گا۔

(الفہم، 20 ص 52)



﴿حُبِ اہل بیت سے محروم دل، دولتِ ایمان سے بھی

محروم رہتا ہے﴾

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

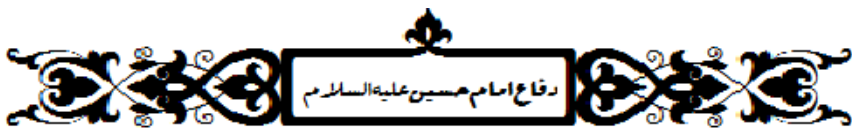
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب امری الا یمان حتی
یحبہم للہ ولقرابتہم منی"

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔
کسی بھی شخص کے دل میں ایمان داخل ہو نہیں سکتا۔
جب تک وہ اہل بیت کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے
محبت نہ رکھے۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 140، کنز العمال 34160، جمع الجوامع حدیث نمبر 542،

یہ حدیث مسلم کی شرائط مستدرک حاکم حدیث نمبر 6960) امام حاکم فرماتے ہیں
کے مطابق صحیح ہے۔



﴿بُغْضِ اہل بیت جہنم کا راستہ ہے﴾

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ رسولِ برحق

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"والذی نفسی یدہ لایبغضنا اہل البیت احد الا ادخلہ اللہ النار"

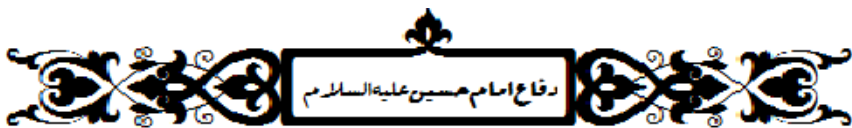
اس ذاتِ برحق کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ہم اہل بیت سے جو شخص بھی بغض رکھے گا۔ اللہ پاک اسے آتشِ جہنم میں ضرور داخل کریں گے۔

(کنز العمال حدیث نمبر 34204، جمع الجوامع حدیث نمبر 1463، صحیح ابن حبان

6978، شعب الارنود لکھتے ہیں اسنادہ حسن، مستدرک حاکم حدیث نمبر 4717،

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ السلسلۃ الصحیحہ

حدیث نمبر 2488)



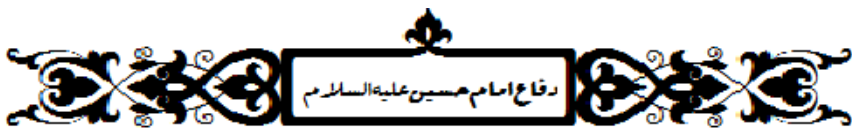
"ومن أحسن القول في أصحاب رسول الله ﷺ وأزواجه
الطاهرات من كل دنس وذرياته المقدسين من كل رجس
فقد برىء من النفاق"

جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ کی ازواج
مطہرات اور آپ کی مقدس اولاد کے بارے میں پاکیزہ
اور اچھے خیالات کا اظہار کیا ایسا شخص منافقت سے بری
ہو گیا۔

(شرح العقيدة الطحاوية ص 401)

عبداللہ بن محمد الغنیمان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-

"ويحبون أهل بيت رسول الله ﷺ، ويتولونهم، ويحفظون
فيهم وصية رسول الله ﷺ حيث قال يوم غدیر خم، أذكركم
الله في أهل بيتي"



اہل سنت نبی ﷺ کی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور
ان کے بارے میں آپ ﷺ نے جو وصیت فرمائی
تھی۔ اسے خاص طور پر مد نظر رکھتے ہیں۔

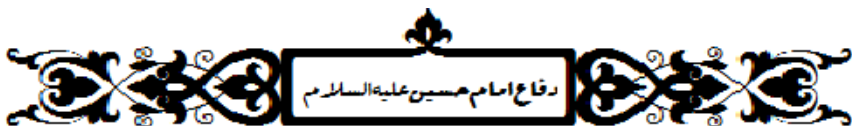
(شرح العقیدۃ الواسطیہ)

صالح بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

يَحْفَظُونَ فِيهِمْ وَصِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَام --- وَقَدْ جَاءَ فِي إِكْرَامِ آلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي
مَحَبَّتِهِمْ وَتَوَلِيهِمْ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ

(شرح العقیدۃ الواسطیہ ص 2190)

اہل سنت اہل بیت کے بارے میں آپ ﷺ کی وصیت
کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ جو آپ نے فرمائی تھی۔ آل
رسول ﷺ کی تکریم اور ان سے محبت رکھنے کے
بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔



الشیخ صالح الفوزان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

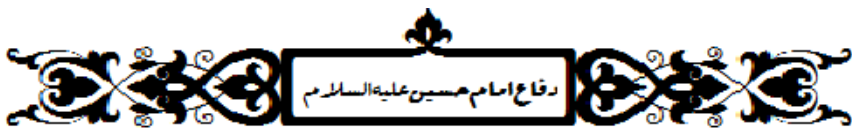
"فأهل السنة يحبونهم ويحترمونهم ويكرمونهم لأن ذلك من احترام النبي ﷺ وإكرامه ﷺ، ولأن الله ورسوله ﷺ قد أمرا بذلك قال تعالى قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، الآية"

اہل سنت نبی کی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں ان کا احترام اور تکریم کرتے ہیں۔ کیونکہ اہل بیت کا احترام نبی کریم ﷺ کا احترام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول ﷺ نے اس کا حکم بھی دیا ہے۔

(شرح العقيدة الواسطية 151)

الشیخ عمر بن سعود بن فہد العید لکھتے ہیں۔

"فما زال النبي يذكر هذا الامر ويؤكد عليه اعلانا للامة ان الواجب عليها ان تقدر اهل البيت وان تنزلهم منازلهم رضى



اللہ عنہم وارضاهم ولا شک ان اہل بیت النبی لہم منازل
علیا"

(شرح لامیہ ج 7 ص 10)

نبی کریم ﷺ نے یہ واضح کرنے کے لیے کہ امت پر اہل
بیت کے مقام و مرتبے کو پیش نظر رکھنا واجب ہے، اہل
بیت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔